فضائلِ سیدنا حسن و سیدنا حسین رضی اللہ عنہما

ماخوذ: فضائل صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم

از افادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مردِ مومن، مردِ حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

پیشکش تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

FAIZANE TAJUSHSHARIAH JARI RAHEGA

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشۂ مفسرِ اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری** رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلماً نحن عباد محمد صلی علیہ وسلماً

فضائلِ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ وسیدنا حسین رضی اللہ عنہ

ماخوذ: فضائل صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم

از افادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مردِ مومن، مردِ حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

آن لائن پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

فضائلِ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ وسیدنا حسین رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل پر چالیس احادیث تحریر کی جارہی ہیں، پڑھیے اور اپنے دل میں اہلبیت اطہار خصوصاً نوجوانانِ جنت کے سرداروں کی محبت کی شمع فروزاں کیجیے۔

46۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے مبارک کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے، ”اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما“۔

(بخاری، مسلم)

47۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں دن کے ایک حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رہائش گاہ پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، کیا بچہ یہاں ہے؟ یعنی حسن رضی اللہ عنہ۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آگئے یہاں تک کہ دونوں ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ گئے۔ آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس سے بھی محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے“۔

(بخاری، مسلم)

48۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جس نے ان دونوں یعنی حسن وحسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

(فضائل الصحابۃ للنسائی)

49۔ حضرت ایاس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اس سفید خچر کی لگام پکڑ کر چلا ہوں جس پر میرے آقا نبی کریم ﷺ اور حضرت حسن وحضرت حسین سوار تھے یہانتک کہ وہ نبی کریم کے حجرۂ مبارکہ میں داخل ہو گئے۔ رسول کریم ﷺ آگے سوار تھے اور حسنین کریمین آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

(مسلم)

50۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوا تو اس کا نام جعفر رکھا۔ مجھے آقا و مولیٰ ﷺ نے بلا کر فرمایا، مجھے انکے نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے عرض کی، اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو حضور نے ان کے نام حسن اور حسین رکھے۔

(مسند احمد، حاکم)

51۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز تھے اور حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے کبھی آپ لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور کبھی ان کی طرف، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''میرا یہ بیٹا حقیقی سردار ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بہت بڑے گروہوں میں صلح کروا دے گا''۔

(بخاری، ترمذی)

52۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو اپنے نانا نانی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو اپنے چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو اپنے ماموں اور خالہ کے لحاظ

سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو اپنے ماں باپ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں۔ ان کے نانا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ، انکی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسولُ اللہ، انکے والد علی بن ابی طالب، انکے چچا جعفر بن ابی طالب، انکی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، انکے ماموں قاسم بن رسولُ اللہ اور انکی خالہ اللہ کے رسول کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں رضی اللہ عنہم۔ ان کے نانا، نانی، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ سب جنت میں ہونگے اور وہ دونوں یعنی حسن و حسین بھی جنت میں ہونگے۔

(طبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

53۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حسن اور حسین کی پیدائش کے ساتویں دن اُن کی طرف دو دو بکریاں عقیقہ میں ذبح کیں۔

(مصنف عبدالرزاق، ابن حبان)

54۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں تھا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔

(بخاری، ترمذی)

55۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سینے سے سر تک رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے ہیں اور حضرت حسین سینہ سے نیچے (پاؤں تک) نبی کریم ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

(ترمذی)

اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے خوب فرمایا:

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین   اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسنین

تمثیل نے اس سائے کے دو حصے کیے   آدھے سے حسن بنے آدھے سے حسین

56۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو رسول کریم ﷺ کے مرضُ الوصال کے دوران آپ کی خدمت میں لائیں اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آقا کریم ﷺ نے فرمایا، حسن میری ہیبت اور سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت اور سخاوت کا وارث ہے۔

(طبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

57۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑا اور فرمایا، اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ انہیں پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دوسری رانِ مبارک پر۔ پھر یہ کہتے، اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر مہربانی کرتا ہوں۔

(بخاری)

58۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اِن دونوں یعنی حسن و حسین سے بھی محبت کرے۔

(فضائل الصحابہ للنسائی، صحیح ابن خزیمہ، مجمع الزوائد)

59۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا تو ایک آدمی نے کہا، اے لڑکے! کیا خوب سواری پر سوار ہو۔ نبی

کریم ﷺ نے فرمایا کہ سوار بھی تو بہت خوب ہے۔

(ترمذی)

60۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن و حسین کو آقا و مولیٰ ﷺ کے مبارک کندھوں پر سوار دیکھا تو اُن سے کہا، آپ کی سواری کتنی اچھی ہے! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ بھی تو دیکھو کہ سوار کتنے اچھے ہیں۔

(مسند بزار، مجمع الزوائد)

61۔ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز عصر پڑھی پھر باہر نکلے اور ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو اسے اپنے کندھے پر اٹھالیا اور فرمایا، میرا باپ قربان! تم نبی کریم ﷺ سے مشابہت رکھتے ہو اور علی سے مشابہت نہیں رکھتے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے۔

(بخاری)

62۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، حسن اور حسین دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی، مسند احمد، صحیح ابن حبان)

63۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا، حسن اور حسین دونوں دنیا میں سے میرے دو پھول ہیں۔

(ترمذی، مسند احمد، صحیح ابن حبان)

64۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں کسی کام سے میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آقا و مولیٰ ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ نے چادر

میں کوئی چیز لی ہوئی تھی اور مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ وہ چیز کیا ہے۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوگیا تو عرض گزار ہوا، میرے آقا! آپ نے کس چیز پر چادر لپیٹی ہوئی ہے؟ آپ نے چادر ہٹائی تو دیکھا کہ آپ کی دونوں رانوں پر حسن اور حسین موجود ہیں۔ فرمایا، یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی اِن سے محبت رکھ اور اُن سے بھی محبت رکھ جو اِن دونوں سے محبت رکھیں۔

(ترمذی، صحیح ابن حبان)

65۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اپنے اہل بیت سے آپ کو سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا، حسن اور حسین۔ آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے، میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ۔ پھر آپ دونوں کو سونگھا کرتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیا کرتے۔

(ترمذی، مسند ابو یعلیٰ)

66۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران حسن اور حسین آ گئے۔ ان کے اوپر سرخ قمیضیں تھیں اور وہ گرتے پڑتے چلے آرہے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے، دونوں کو اٹھایا اور سامنے بٹھا لیا۔ پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے، **انما اموالکم و اولادکم فتنة**۔ ''بیشک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں''۔ (۲۸:۸) میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ گرتے پڑتے آرہے ہیں تو میں صبر نہ کرسکا اور اپنی بات چھوڑ کر ان دونوں کو اٹھا لیا۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

67۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حضرت

حسین کے لیے (خاص طور پر) کلماتِ تعوذ کے ساتھ دَم فرماتے۔ آپ نے یہ ارشاد فرمایا، تمہارے جدِ امجد یعنی ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے صاحبزادوں اسماعیل علیہ السلام و اسحاق علیہ السلام کے لیے اِن کلمات کے ساتھ دَم کرتے تھے۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ۔ ''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر شیطان اور بلا سے اور ہر نظرِ بد سے پناہ مانگتا ہوں''۔

(بخاری، ابن ماجہ)

68۔ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے۔ حسین میری اولاد میں سے ایک فرزند ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

69۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے حسن اور حسین سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔ اور جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے بغض رکھا۔

(ابن ماجہ، فضائل الصحابۃ للنسائی، طبرانی فی الکبیر)

70۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جس نے حسن اور حسین سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، اُس سے اللہ تعالیٰ نے محبت کی اور جس سے اللہ نے محبت کی، اُس نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔

اور جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا، اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے

مجھ سے بغض رکھا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ہو گیا اور جو اللہ کے نزدیک مبغوض ہوا، اللہ تعالیٰ نے اسے آگ میں داخل کر دیا۔

(المستدرک للحاکم)

71۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول کریم ﷺ نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، جس نے مجھ سے اور اِن دونوں سے محبت کی اور اِن کے والد اور اِنکی والدہ سے محبت کی، وہ قیامت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مسند احمد، طبرانی فی الکبیر)

72۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا، جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا یعنی جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے۔

(مسند احمد، المستدرک للحاکم، طبرانی فی الکبیر)

73۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آقا و مولیٰ ﷺ کے ساتھ نماز عشاء ادا کر رہے تھے۔ جب آپ سجدے میں گئے تو حسن اور حسین آپ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو دونوں شہزادوں کو اپنے پیچھے سے نرمی کے ساتھ پکڑ کر نیچے بٹھا دیا۔ جب آپ دوبارہ سجدے میں گئے تو وہ پھر کمر مبارک پر سوار ہو گئے۔ یہانتک کہ آپ نے نماز مکمل کر لی۔ پھر آپ نے دونوں کو اپنے مبارک زانوؤں پر بٹھا لیا۔

(مسند احمد، المستدرک للحاکم، طبرانی فی الکبیر)

74۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے

تھے کہ اس دوران حضرت حسن اور حضرت حسین آپ کی کمر مبارک پر سوار ہو گئے۔ لوگوں نے ان کو منع کیا تو آقا کریم ﷺ نے فرمایا، اِن کو چھوڑ دو، اِن پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، صحیح ابن حبان، طبرانی فی الکبیر)

75۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نماز کے سجدے میں ہوتے تو حسن یا حسین آ کر آپ کی کمر مبارک پر سوار ہو جاتے اور اس وجہ سے آپ سجدوں کو طویل کر دیتے۔ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے سجدے طویل کر دیے ہیں؟ ارشاد فرمایا، مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لیے مجھے اچھا نہ لگا کہ میں سجدوں سے اٹھنے میں جلدی کروں۔

(مسند ابو یعلی، مجمع الزوائد)

76۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے مبارک شانوں پر حضرت حسن اور حضرت حسین سوار تھے۔ آپ دونوں شہزادوں کو باری باری چومنے لگے۔

(مسند احمد، المستدرک للحاکم)

77۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ کے سامنے حسنین کریمین کشتی لڑ رہے تھے اور آپ فرما رہے تھے، حسن! جلدی کرو۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ صرف حسن ہی کو ایسے کیوں فرما رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا، کیونکہ جبریل امین، حسین کو ایسا کہہ کر حوصلہ دلا رہے ہیں۔

(اسدُ الغابہ، الاصابہ)

78۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آقا و مولیٰ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے۔ راستے

میں آپ نے حسنین کریمین کے رونے کی آواز سنی تو آپ انکے پاس تشریف لے گئے اور رونے کا سبب پوچھا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور ﷺ پانی کے لیے مشکیزے کی طرف بڑھے تو پانی ختم ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں سے دریافت کیا مگر (گرمی کی وجہ سے زیادہ استعمال کے باعث) کسی کے پاس پانی موجود نہ تھا۔ آپ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، ایک صاحبزادہ مجھے دیدو۔ انہوں نے پردے کے نیچے سے ایک شہزادہ دے دیا۔ آپ نے اسے سینے سے لگالیا لیکن وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رورہا تھا۔

پس آپ ﷺ نے اُس کے منہ میں اپنی مبارک زبان ڈال دی۔ وہ اسے چوسنے لگا یہانتک کہ سیراب ہو گیا۔ پھر میں اسکے دوبارہ رونے کی آواز نہ سنی جبکہ دوسرا ابھی تک رورہا تھا۔ حضور ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دوسرا صاحبزادہ لے کر اس کے منہ میں بھی اسی طرح اپنی مبارک زبان ڈال دی تو وہ بھی سیراب ہوکر خاموش ہو گیا۔

(طبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد، خصائص کبرٰی)

79۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا، الٰہی! میں اِن دونوں (یعنی حسن و حسین) سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اِن سے محبت فرما۔

(مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

80۔ حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول ُاللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں، یارسول اللہ ﷺ! آج رات میں نے براخواب دیکھا ہے۔ فرمایا، وہ کیا ہے؟ عرض کیا، آپ کے جسم انور کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ انشاء اللہ فاطمہ کے

ہاں بیٹے کی ولادت ہوگی جو تمہاری گود میں ہوگا۔ پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور وہ میری گود میں تھے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو رسول کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا بات ہے؟ فرمایا، جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور مجھے بتایا کہ عنقریب میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا، اِنہیں (یعنی حسین کو)؟ فرمایا، ہاں! اور وہ میرے پاس اس جگہ کی مٹی لائے جو سرخ ہے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، مشکوٰۃ)

81۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سرِ اقدس لا کر طشت میں رکھا گیا تو وہ اسے چھیڑنے لگا اور اُس نے آپ کے حسن و جمال پر نکتہ چینی کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے کہا" خدا کی قسم! یہ رسولُ اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والے ہیں"۔ امامِ عالی مقام نے وسمہ کا خضاب کیا ہوا تھا۔

(بخاری)

82۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا جب امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ ایک چھڑی ان کی ناک پر مارنے لگا اور طنزاً بولا، میں نے ایسا حسن والا نہیں دیکھا تو پھر انکا ذکر کیوں ہوتا ہے۔ میں نے کہا، تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ یہ رسولُ اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

(ترمذی)

83۔ عبدالرحمٰن بن ابو نعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

سے احرام کے متعلق مسئلہ پوچھا۔ شعبہ نے کہا، میرے خیال میں مکھی مارنے کے متعلق پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ عراق والے مجھ سے مکھی مارنے کے متعلق مسئلہ پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو شہید کر دیا تھا جبکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(بخاری)

84۔ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ رو رہی تھیں۔ میں نے عرض کی، آپ کیوں روتی ہیں؟ فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ سرِ اقدس اور داڑھی مبارک گرد آلود ہے۔ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو کیا ہوا؟ تو آپ نے فرمایا، میں ابھی حسین کی شہادت گاہ میں گیا تھا۔

(ترمذی)

85۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ گیسوئے مبارک بکھرے ہوئے ہیں اور دست مبارک میں ایک شیشی ہے جس میں خون تھا۔ میں عرض گذار ہوا، میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ کیا ہے؟ فرمایا، یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں دن بھر اسے جمع کرتا رہا ہوں۔ میں نے وہ وقت یاد رکھا تو معلوم ہوا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ اسی وقت شہید کیے گئے تھے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، مسند احمد)

مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وہ حسن مجتبیٰ سیدُ الاسخیاء راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اوجِ مہرِ ہدیٰ موجِ بحرِ ندیٰ روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہدخوارِ لعابِ زبانِ نبی چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

اُس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام